69829 ـ مقيم شخص نے تين روز تك مسح كيا تو كيا وہ نمازيں لوٹائے گا ؟

سوال

ميں نے وضوء كيا اور مسلسل تين روز تك جرابيں پہنى ركھيں، انہيں ان تين ايام ميں اتارا نہيں، حالانكہ يہ معلوم تھا كہ مقيم شخص كے ليے جرابوں پر ايك رات اور دن مسح كرنا جائز ہے، كيا ميرى باقى دو ايام كى نمازيں صحيح ہيں، يا كہ مخالفت كرنے كى بنا پر مجھے نمازيں دوبارہ ادا كرنا ہونگى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صحيح احاديث سے ثابت ہے كہ مقيم شخص كے ليے ايك رات اور دن اور مسافر كے ليے تين راتيں اور تين دن موزوں پر مسح كرنا جائز ہے، اور جرابوں پر مسح كرنا موزوں پر مسح كرنے كى طرح ہى ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے شريح بن ہانئ سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كے پاس آيا اور ان سے موزوں پر مسح كرنے كے متعلق دريافت كيا تو وہ فرمانے لگيں:

" تم ابن ابى طالب كے پاس جا كر اس كے متعلق دريافت كرو، كيونكہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ سفر كيا كرتے تھے، چنانچہ ہم نے ان سے دريافت كيا تو انہوں نے فرمايا:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مسافر كے ليے تين راتيں اور تين دن اور مقيم شخص كے ليے ايك رات اور دن مدت مقرر كى "

صحيح مسلم حديث نمبر (276).

اور امام ترمذى، ابو داود، اور ابن ماجہ نے خزيمہ بن ثابت انصارى رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ: نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے موزوں پر مسح كے متعلق دريافت كيا گيا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مسافر كے ليے تين اور مقيم كے ليے ايك روز "

سنن ترمذی حدیث نمبر (95) سنن ابو داود حدیث نمبر (157) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (553) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین رات اور تین نہ اتارا کریں، پیشاب پاخانہ اور نیند کی بنا پر نہیں بلکہ جنابت کی وجہ سے اتار دیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) سنن نسائی حدیث نمبر (127) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (478) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

دوم:

مسح کرنے کی مدت کی ابتدا میں فقہاء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ وضوء ٹوٹنے کے بعد پہلا مسح کرنے سے مدت کی ابتدا ہوتی ہے، نہ کہ موزے پہننے کے وقت سے، اور نہ ہی موزے پہننے کے بعد وضوء ٹوٹنے کے وقت سے چنانچہ اگر کسی نے نماز فجر کے لیے وضوء کیا اور موزے پہن لیے، پھر صبح نو بجے وضوء ٹوٹ گیا اور اس نے وضوء نہ کیا، پھر بارہ بجے وضوء کیا تو مسح کی مدت بارہ بجے سے شروع ہو کر ایك دن اور رات یعنی چوبیس گھنٹے رہے گی.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اوزاعی اور ابو ثور کا کہنا ہے کہ: مسح کرنے کی مدت کی ابتدا وضوء ٹوٹنے کے بعد مسح کرنے کے وقت سے شروع ہو گی، امام احمد سے بھی یہی روایت ہے، اور دلیل کے اعتبار سے راجح اور مختار بھی یہی ہے، اسے ابن منذر نے اختیار کیا ہے، اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 512).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں:

" کیونکہ احادیث میں ہے: " مسافر مسح کرے " اور " مقیم مسح کرے " اور یہ ممکن ہی نہیں کہ مسح کیے بغیر اس پر مسح کرنا صادق آتا ہو، یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ مسح کر لے، اور صحیح بھی یہی ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 186).

سوم:

اہل علم میں سے بہت سے علماء جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن حزم شامل ہیں نے اختیار کیا ہے کہ:

مسح کی مدت ختم ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ وضوء تو ان اشیاء سے ٹوٹتا ہے جو وضوء توڑنے میں معروف ہیں، مثلا پیشاب اور پاخانہ وغیرہ.

دیکھیں: المحلی ابن حزم (2 / 151) الاختیارات الفقھیۃ (15) الشرح الممتع (1 / 216).

اس بنا پر جو شخص باوضوء ہو اور نماز ظہر سے قبل مسح کرنے کی مدت ختم ہو جائے تو وہ ظہر اور اس کے بعد والی نماز وضوء ٹوٹنے تك پہلے وضوء سے ہی ادا کر سکتا ہے.

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر درج ذیل نتیجہ حاصل ہوا:

اگر آپ بے وضوء ہوں اور مسح کرنے کی مدت ختم ہو جائے تو آپ کے لیے وہ سب نمازیں دوبارہ ادا کرنا ضروری ہیں جو آپ نے مسح کرنے کی مدت ختم ہونے کے بعد ادا کیں اور اپنے پاؤں نہیں دھوئے.

اور اگر مسح کرنے کی مدت ختم ہوئی اور آپ باوضوء تھے، تو آپ کے لیے وہ نمازیں لوٹانا ضروری ہیں جب سے مدت ختم ہونے کے بعد وضوء ٹوٹا تھا.

واللہ اعلم .